روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر ۲۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۸ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ۱۲ وفا ۱۳۶۸ہش، ۱۲ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۵۸

اخبار احمدیہ

لندن ع

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمارے مستقبل کی تحریریں سیاسی افق پر نہیں بلکہ روحانی افق پر لکھی جاتی ہیں

میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری دعائیں خاص طور پر اس دور میں غیر معمولی اثر دکھائیں گی

ہندو پاکستان میں نہایت نیک دل علماء بھی موجود ہیں ان کے لئے خصوصی دعا کریں

افغان قوم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور دائمی امن کے سامان پیدا کرے

عرب قوم روحانی طور پر غیر معمولی قربانی کا جذبہ رکھتی ہے ان کے لیے دعاؤں کی تحریک

فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۳ فروری ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح آبشار کے دہانے کے قریب ہوتے ہوئے دریا کی رفتار تیز ہو جایا کرتی ہے اسی طرح جوں جوں ہم اگلی صدی کی صبح کی طرف بڑھ رہے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ وقت کا دھارا بھی بہت تیز رفتاری کے ساتھ اور پہلے سے بڑھ کر تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اس پہلو سے ان کاموں کی فکر بڑھتی جاتی ہے جو ابھی ادھورے ہیں اور پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے۔

وقت کی قربانی کی خوشکن خبریں

اس سلسلے میں جماعت کو جو عمومی نصیحت کی تھی اس کے ردِ عمل کی بہت اچھی خبریں مل رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا کی جماعتیں ہمہ تن ان کاموں میں مصروف ہیں جو اگلی صدی کو خوش آمدید کہنے کے لئے اور اس کی تیاری کے سلسلہ میں ہمیں کرنے ہیں۔ وقارِ عمل کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بوڑھے، بچے عورتیں سبھی غیر معمولی طور پر وقت کی قربانی کر رہے ہیں اور یہ سعادت پا رہے ہیں کہ اپنے وقت کو اور ان صلاحیتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی ہیں، خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ انگلستان کی جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلو سے ایک نمونے کی جماعت بن کر ابھری ہے۔ نہ صرف اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جماعت انگلستان کو کثرت سے کارکن مہیا ہیں بلکہ وہ زائد بوجھ جو (امارت - ناقل) کی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتا ہے اس کو بھی انگلستان کی جماعت بڑی خوشی کے ساتھ فراخدلی کے ساتھ، عظیم قربانی کی روح کے ساتھ اور بڑے استقلال کے ساتھ اٹھا رہی ہے، جب یہ تحریک کی گئی کہ ہمیں غیر ملکوں میں کتابیں اور پارسل بھجوانے کے لئے عارضی طور پر وقف کرنے والوں کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مسلسل ایسے نوجوان اور بوڑھے بھی اور خواتین بھی کام کے لئے آگے آئے ہیں جنہوں نے خدا کے فضل سے یہ فکر دور کر دی ورنہ ایسے ملک میں جہاں مہنگائی بہت ہو، وہاں پیسے دے کر اس قسم کا کام کروانے بہت مہنگے پڑتے ہیں۔ اور اگر پیسے کو ہم سلسلے کی دوسری ضروریات کے لئے بہتر رنگ میں صرف کر سکتے ہیں، تمام دنیا سے جو خبریں آرہی ہیں وہاں بھی یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب لوگ ہمہ تن کاموں میں مصروف ہیں اور جو باقی خلاء ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا وہ خانے تو دعا سے پُر کرتے ہیں۔ اس لئے دعا کی طرف دوبارہ متوجہ کرتا ہوں۔ ان دعاؤں میں جو خلوص دل سے نکل رہی ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طاقت عطا ہوتی ہے۔ اور مشکل کام بھی آسان دکھائی دینے لگتے ہیں اور کبھی بھی دعا کرنے والے کے کام بے برکت اور بے ثمر نہیں رہتے۔ اس لئے بالعموم جماعت دعا تو کر رہی ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ وقت کی بڑھتی ہوئی رفتار کے مطابق دعا کی رفتار کو بھی تیز کریں، اور ہر کارکن باشعور طور پر اپنے لئے بھی دعا کرے۔ بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو بہت لمبی تربیت حاصل نہیں اس لئے وہ خدمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کے لیئے وقت تو پیش کر رہے ہیں لیکن دعا کے مضمون سے واقف نہیں اور ان تجربوں میں سے بذاتِ خود نہیں گزرے ۔ یہ بہت اچھا موقع ہے کہ ایسے نوجوانوں کو دعا کی طرف متوجہ کیا جائے ۔ پس جہاں جہاں بھی منتظمین ان رضاکاروں سے کام لے رہے ہیں ، کام کی خاطر بھی اور خود ان نوجوانوں کی اصلاح اور روحانی ترقی کی خاطر بھی ان کو دعا کی طرف متوجہ کیا جائے ۔ اس کے نتیجے میں یہ کارکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا کی تائید کے زندہ نشان دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ دعا کے بغیر جو کام تھے ان کے مقابل پر دعا کے کیساتھ کام بالکل اور نوعیت کے کام بن جاتے ہیں ، اور اس کے ساتھ ایک بشاشتِ قلب محسوس کریں گے جو اس سے پہلے انہوں نے محسوس نہیں کی ہوگی ، اور یہ چند روز کی محنت جو دعا کے ساتھ کی جائے گی ساری زندگی ان کے کام آئے گی ، اس لیئے بالعموم جماعت تمام جماعتی مصالح اور سعادات کے لیئے دعا کرے اور کام کرنے والے ہمہ وقت کام کے دوران اور بعد میں بھی جہاں تک توفیق ملتی ہے اپنے لیئے دعائیں کرتے رہیں ۔

ان دعاؤں میں ایک یہ دعا بھی شامل کر لینی چاہیئے کہ ، جو لوگ آج زندہ ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ اگلی صدی کا منہ دیکھنے سے پہلے رخصت نہ ہوں اللہ تعالےٰ ان کی زندگی میں برکت دے ۔ اگرچہ قضا و قدر کا معاملہ جاری و ساری رہتا ہے اور انسانی جذبات سے بالا ہے لیکن دعا کے ذریعہ قضا و قدر اور جذبات کے درمیان ایسا تعلق قائم ہو جایا کرتا ہے کہ نیک بندوں کی دلی کیفیات کے مطابق تقدیریں ڈھلنے لگتی ہیں اور یہ وہ ایک غیر معمولی سنت ہے جس کو عام دنیا دار مشاہدہ بھی نہیں کر سکتے ۔ بلکہ سوچ بھی نہیں سکتے ۔ اس لئے یہ تو ضرور ہے کہ کچھ نہ کچھ ایسے خدا کی تقدیر میں اس کے بندے ہوں گے جن کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں لیکن اگر ساری جماعت سب کیلئے عمومی طور پہ دعا کرے ، تو میں یقین رکھتا ہوں کہ بہت سے ایسے ہیں جن کو خدا زیادہ لمبی زندگی عطا فرما دے گا اور سوائے اس کے کہ بعضوں کے لیئے تقدیرِ مبرم ہے جس کو شفاعت کے سوا ٹالا نہیں جا سکتا اور شفاعت کا مضمون آپ جانتے ہیں کہ اِذنِ الٰہی سے تعلق رکھتا ہے ، دعا سے تعلق نہیں رکھتا ۔ اس لیئے دعا کی حد میں جس حد تک بھی اپنے ساتھی بھائیوں کی زندگی کو لمبا کرنا ممکن ہے ، یہ دعائیں کریں کہ ان کی زندگیاں بھی لمبی ہوں خواہ بوڑھے ہوں خواہ کینسر کے مریض ہوں ، خواہ دوسرے عوارض میں مبتلا ہوں ، اور ان کو اللہ تعالیٰ صحت بھی عطا فرمائے ، لمبی زندگی عطا فرمائے اور اگلی صدی کی خوشیوں میں ، باقی جماعت کے ساتھ وہ شریک ہو سکیں ۔

جماعت کو حاصل ہونے والی ترقیات

گزشتہ دنوں الفضل میں مولانا نسیم سیفی صاحب کی جو نظمیں شائع ہوتی رہی ہیں ان میں ایک شعر ایک خاص الگ مزاج کا شعر تھا اور اس پہلو سے مجھے وہ بہت پسند آیا ۔ انہوں نے دشمنانِ احمدیت کو یہ کہتے ہوئے لمبی عمر کی دعا دی کہ وہ اپنی اوقات تو دیکھ لیں ۔ کیا کرنا چاہتے تھے اور کیا کر سکے ۔ اس میں جو پہلو مضمر ہے ، جو بیان نہیں ہو سکا کیونکہ دو مصرعوں کا شعر دو مصرعوں کا ہی ہوا کرتا ہے ، حد سے زیادہ مضمون تو اس میں بند نہیں کیئے جا سکتے لیکن وہ مضمر مضمون ہے اور یہ بھی دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو کتنی ترقیات عطا فرماتا ہے اس لیئے اس دعا میں انکو بھی شامل کر لیں ، کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پہ جو غیر معمولی فضل نازل فرمائے ہیں ، کچھ وہ فضل دکھا کر دشمنوں کو بے کر جائے تاکہ جہاں ہماری موت کامیابی اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے اس کے احسان گنتے ہوئے حمد کے ساتھ موت ہو ، وہاں یہ محسوس کریں کہ یہ کلیتہً ناکام اور نامراد رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کاموں کو یہ روک نہیں سکے ۔ اور جتنی انہوں نے کوشش کی ، جتنی لعنتیں انہوں نے خدا تعالیٰ کے دین پر ڈالیں ، اس کے برعکس ان کی تمناؤں کو الٹاتے ہوئے اس سے زیادہ شان کے ساتھ وہ دین اُبھرا اور غیر معمولی طور پہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ ( ) کی جماعت کو رحمتیں اور برکتیں اور کامیابیاں نصیب فرمائیں ۔

ان دنوں پاکستان میں خصوصیت کے ساتھ علماء دن رات فکر میں مبتلا ہیں ۔ یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ان کو بڑی سخت تشویش ہے ، بہت سے ایسے معاملات ہیں جو ان کی توقعات کے برعکس نکلے ہیں ، بہت سے ایسے طاقت کے دائرے ہیں جہاں ان کی پکڑ کمزور پڑ گئی ہے اور معاملات میں عمل دخل ویسا نہیں رہا جیسا پہلے تھا ۔ چنانچہ اس کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے وہ سخت بے چین ہیں ، وہ جو پہلے یہ سوچ رہے تھے کہ اس صدی کے آخر تک جماعت کو نیست و نابود کر دیں گے ، اب ان کو اپنے نیست و نابود ہونے کی فکر لاحق ہو رہی ہے ۔ اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر یہ صدی کامیابی کے ساتھ اختتام تک پہنچی اور نئی صدی کا آغاز بلند تر امیدوں کے ساتھ ہوا تو یہ ان کی موت ہے ۔ اس پہلو سے وہ سخت بے چین ہیں اور گہری تدبیروں اور مکروں میں مبتلا ہیں ، چنانچہ آج ہی جنگ میں یہ خبر بھی شائع ہوئی (یعنی رات کو جو آگئی تھا مگر صبح میں نے دیکھا) کہ پنجاب کی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو وہ اس صدی کے اختتام کا اور اگلی صدی کے آغاز کا جشن نہیں منانے دیں گے اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ربوہ کو ہر حال کسی قیمت پر بھی ان خوشیوں میں شریک نہیں ہونے دیں گے ۔ چنانچہ باقاعدہ حکومت کی طرف سے یہ نوٹیفکیشن جاری کر دی گئی ہے ۔

خدا کی تدبیر کے مقابل پر انسانی تدبیر ناکام ہوتی ہے

اس پر میرا ذہن قرآن کریم کی اس آیت (الطارق ۱۶ تا ۱۸ ۔ ________) کی طرف منتقل ہوا کہ یقیناً وہ تدبیریں کر رہے ہیں ، اس میں کوئی شک نہیں ، لیکن میں بھی تدبیر کر رہا ہوں ۔

یہاں خدا تعالیٰ نے ________ (ایمان والوں ۔) کو اس تدبیر سے الگ کر دیا ہے اور تدبیر کی تمام ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے ، اس میں جو پیغامات ہیں ، خاص طور پر قابلِ توجہ باتیں ہیں ۔ وہ یہ ہیں (ایمان والوں ۔) کو تدبیر سے منع نہیں فرمایا گیا ۔ بلکہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک (صاحب ایمان ۔) کے بس میں ہے ، اس کو تدبیر ہی اختیار کرنے کا حکم ہے لیکن (صاحب ایمان ۔) کی تدبیریں کام نہیں کیا کرتیں ، آخری فیصلہ خدا کی تدبیر سے ہوا کرتا ہے اور جب خدا کی تدبیر ظاہر ہو تو اس وقت وہ تنہا ہے جو سارے عظیم الشان انقلاب برپا کرتی ہے ، اور (صاحب ایمان ۔) کو یہ دھوکہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کی تدبیری کوششوں نے یہ نتائج پیدا کئے ہیں ۔ کافروں کی اور دشمنوں کی تدبیر کو ان کی طرف منسوب کیا ________ کثرت سے ہیں بہت زیادہ ہیں اور سارے تدبیر میں مصروف ہیں ان کے مقابل پر یہ نہیں فرمایا کہ میرے بندے بھی تدبیر کر رہے ہیں ، میں بھی کر رہا ہوں بلکہ فرمایا ________ میں تدبیر کر رہا ہوں تو جو کوشش آپ نے کرنی ہیں وہ کریں لیکن جو انقلاب برپا کرنے والی تدبیر ہے وہ خدا ہی کی تدبیر ہے اور جب خدا کی تدبیر جاری ہوتی ہے تو اس کے مقابل پہ انسان کی ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے اس لئے یہ جو عادت بعض لوگوں کو پڑ گئی ہے کہ سیاسی افق پر اپنے مستقبل کی تحریریں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ، وہ اس عادت کو ترک کر دیں ، ہمارے مستقبل کی تحریریں روحانی افق پر لکھی جاتی ہیں اور ہمارے مستقبل کا فیصلہ آسمان پر ہوتا ہے ، زمین پر نہیں ہوتا ۔ اس لیئے دعائیں کریں اور دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ جو خوشخبریاں عطا فرمائے اور دل کو بشاشت عطا کرے وہاں اپنے مستقبل کی تحریریں پڑھنے کی کوشش کریں اور وہی تحریریں ہیں جو لازماً سچی ثابت ہوں گی ، ورنہ سیاسی افق پر تو تحریریں ابھرتی بھی رہتی ہیں اور مٹتی بھی رہتی ہیں تحریریں لکھنے والوں کو بھی وہ تحریریں اپنے ساتھ صفحۂ ہستی سے مٹا دیا کرتی ہیں ۔ لیکن جو تحریریں خدا کی تقدیر لکھ رہی ہے وہ انمٹ ہوتی ہیں ، دنیا کا کوئی ہاتھ ان تحریروں کو مٹانے کے لئے نہ ان تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے نہ ان کو مٹانے کی طاقت رکھتا ہے ، اس لیئے یہاں بھی پھر مضمون دعا ہی کی طرف منتقل ہوتا ہے ۔

چند دن ہوئے ، صبح جب میں نماز کے لئے اٹھا تو میرے منہ پر حضرت (فضل عمر ۔) کے یہ شعر جاری تھے ، جو کافی دیر تک جاری رہے لیکن اس وقت میں نے یہ محسوس نہیں کیا ۔ یعنی الہامی کیفیت تو نہیں ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں میں کچھ اشارے ضرور ہیں ، وہ شعر یہ تھے کہ :

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتابِ زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حبابِ زندگی
لوٹنے نکلے تھے جو امن و امان بیکساں
خود انہی کے لٹ گئے حسن و شبابِ زندگی

تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ انسان کے منہ پر بعض اشعار جاری ہو جاتے ہیں اور خاص طور پر ایسی کیفیت میں جب جاری ہوں ، جب انسان بالارادہ ان باتوں کو یا اس مضمون کو سوچ نہ رہا ہو تو یہ باتیں ایک پیغام کا رنگ رکھتی ہیں لیکن ان کو الہام نہیں کہا جا سکتا ۔ الہام ایک مختلف چیز ہے جو بڑی وضاحت کے ساتھ اور صفائی کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے اور اس میں انسان کے لیئے شبہ کی گنجائش نہیں رہتی تو یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بھی بات تھی میں نے تو بہر حال ایک لمبے عرصے سے اس نظم کو نہ پڑھا نہ اس کے شعر میرے ذہن میں تھے ۔ نہ رات کو سوتے ہوئے یہ مضمون ذہن میں تھا ، اس لئے میں یہی سمجھتا ہوں کہ خدا نے ہمیں دعائیہ رنگ میں اس طرف متوجہ فرمایا ہے ، تو ساری جماعت اس عرصہ میں یہ دعا بھی کرے کہ اب اِن کی کتاب زندگی کا آخری باب ختم ہو اور ان کا حباب زندگی جس نے دنیا کو حقیقت کا دھوکہ دیا ہوا ہے ، لیکن وہ محض ہوا ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہیں ، وہ پھٹ جائے اور دنیا ان کی حقیقت کو دیکھ لے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو ان کی آنکھوں کے سامنے بیش از بیش ترقیات عطا فرماتا چلا جائے جو ان کی اُمنگوں کے تو بالکل برعکس ہوں گی مگر دعا یہ کریں کہ ہماری امنگوں سے بھی بہت بڑھ کر ہوں تو جو یہ بقیہ وقت ہے یہ دعاؤں میں صرف کرنا چاہیئے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو۔) ہماری دعائیں خاص طور پہ اس دور میں غیر معمولی اثر دکھانے والی ثابت ہوں گی۔

دلوں کو نفرت سے پاک رہنے کی دعا

اس سلسلے میں ایک دعا یہ بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نفرتوں سے پاک رکھے ایک لمبی جدوجہد میں سے ہم گزر کر آئے ہیں اور جو شدید معاندانہ کوششیں جماعت کے خلاف کی جارہی ہیں انہوں نے لازماً اس عرصہ میں جماعت کے دلوں پہ کچھ اثر چھوڑا ہے اور یہ کوششیں ابھی جاری ہیں ، اس لئے میں جانتا ہوں کہ انسان کمزور ہیں اور بعض دفعہ ان معاندانہ کوششوں کے نتیجے میں نفرت اس کے دل پہ گہرے داغ ڈال جاتی ہے (ایمان والوں ۔) کی زندگی کو نفرتوں سے پاک ہونا چاہیئے ۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ ۔) نے یہ نہیں فرمایا کہ چاہیئے نفرت بدوں سے ۔ بلکہ فرمایا ہے ؏

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار

تو اس فرق کو نمایاں طور پر اپنے پیشِ نظر رکھا کریں کہ بدوں سے نفرت نہیں بلکہ بدی سے نفرت کرنی ہے اور بدی کا جو شخص مظہر بن چکا ہو ، طبعی بات ہے کہ بدی کی نفرت اس کی نفرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جایا کرتی ہے اور وہ نفرت پھر دل میں بددعاؤں کا میلان پیدا کرتی ہے یعنی ان لوگوں کے مٹ جانے اور برباد ہو جانے کا۔ چونکہ میں نے شروع میں آپ کو ایک بات سمجھائی کہ یہ دعا کریں ، ان کی عمریں لمبی ہوں اور یہ ناکامی دیکھیں ، تو اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس فرق کو آپ کے سامنے واضح کر دوں۔

بد جب تک بد ہے ، اس کی بدی کی وجہ سے اس کے متعلق دل میں ایسے خیالات اٹھتے ہیں جو منفی نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ایک دعا ضرور شامل کرنی چاہیئے کہ اے خدا ! اگر ان بدوں کی تقدیر میں بدی کی حالت میں مرنا ہے تو پھر ہماری دعا یہ ہے کہ ان کو نامرادی کی ایسی موت دے جو دنیا کے لئے عبرت بنے لیکن اول دعا یہی ہے کہ اللہ ان کو ہدایت عطا فرمائے اس لئے اس پہلو سے بھی غور کیا کریں کہ یہ جو اپنی بدیوں کی وجہ سے قابل نفرت دکھائی دینے والے لوگ ہیں ۔ ان کا حال اس دنیا میں بھی بد ہے اور قابلِ رشک نہیں اور اس دنیا میں اس سے بڑے عذاب کے منتظر ہیں اس لئے اس پہلو پر نظر ڈال کر ان پر رحم بھی کرنا چاہیئے اور رحم کے ساتھ ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے ۔

یہ مضمون اس قوم کے لئے سمجھنا بہت ہی ضروری ہے ۔ جو رحمۃ للعالمین کی طرف منسوب ہوتی ہے ۔ اور سچے دل سے منسوب ہوتی ہے ۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو رحمۃ اللعالمین فرمایا گیا ۔ اس مضمون کو ہمیں کبھی بھی نہیں بھلانا چاہیئے۔ اس لئے اگر بدوں سے نفرت اس رنگ کی ہو جائے کہ ہم ان کے بد انجام کے سوا کوئی اور تمنا دل میں نہ رکھتے ہوں تو یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے دور ہٹا دے گی ۔ اس لئے جو دعائیں میں نے آپ کو شروع میں کہی تھیں وہ اس شرط کے ساتھ کریں ۔ اور اس معاملہ میں دل ٹٹول لیا کریں نفرت کو مٹاتے ہوئے پہلے رحمت کو جگہ دیں ۔ اور خدا سے پہلے تو یہ دعا مانگیں کہ اے خدا جہاں تک ان لوگوں کے اندر پاک تبدیلی کی گنجائش موجود ہے اور تیری آنکھ دیکھ سکتی ہے ہم نہیں دیکھ سکتے ۔ ان کے اندر پاک تبدیلی پیدا فرمادے اور ان کو اس بدانجام سے بچالے ۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ان بدوں کے لئے کوئی دعا کرنے والا نہیں تھا ۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان دعاؤں کے باوجود بہت سے بد تھے جو بد انجام کو پہنچے ۔ اس لئے وہ پہلو جو ہے اس کے پیش نظر اس دعا کو ساتھ ساتھ شامل کرنا چاہیئے کہ اے خدا ! اگر تیری تقدیر میں ان کی اصلاح نہیں لکھی تو ان کی موت خاموشی کی موت نہ ہو ۔ بلکہ ایسی کھلی ذلت اور ناکامی کی موت ہو کہ خدا کے وہ بندے جن کے اندر سعادت کی روح ہے وہ اس سے نصیحت پکڑیں اور عبرت حاصل کریں ۔

علماء کے لئے دعا کی تحریک

دعاؤں کے سلسلہ میں بعض ان علماء کے لئے بھی دعا کریں جو پاکستان اور ہندوستان میں پیدا ہونے والے عمومی طور پر جو علماء ہمیں دکھائی دیتے ہیں ۔ ان سے مختلف ہیں ۔ میں نے جہاں تک عالم اسلام کا جائزہ لیا ہے سب سے بدقسم کا عالم ہندوستان و پاکستان میں پیدا ہوا ہے ۔ اور یہ حکمت تو بالکل واضح ہے کہ جہاں اس قسم کے علماء ہوتے ہیں وہیں اللہ تعالیٰ اپنے نمائندہ کو بھیجا کرتا ہے ، مصلح کو بھیجا کرتا ہے ۔ یہ بات تو بالکل واضح اور سمجھ کے لائق ہے لیکن یہ خیال کر لینا کہ آج مسلمانوں کے (اللہ اپنی پناہ میں رکھے ۔) سارے علماء ہی یہی رنگ رکھتے ہیں ، یا خود برصغیر ہندو پاکستان میں سارے علماء ایسے ہی ہیں ۔ یہ درست نہیں ہے اس غلط فہمی کے نتیجہ میں ہم سے گذشتہ برسوں میں ایک کوتاہی ہوئی ہے کہ ہم نے علماء کی طرف کم توجہ کی ہے ۔ جس شخص کو عالم سمجھا یا عالم کے طور پر سنا یہ سمجھا کہ ہمارے اور اسکے درمیان ایک ایسی خلیج واقع ہے جو کبھی پاٹ نہیں سکتی یہ درست نہیں ہے ۔ پاکستان میں ، ہندوستان میں ، باوجود اس کے کہ بعض علماء شرارت میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں ، نہایت نیک دل اور پاکباز علماء بھی پیدا ہوئے ۔ اور آج بھی ہیں جو متقی ہیں ۔ ورنہ ہمارے معاملہ میں یعنی جماعت احمدیہ کے معاملہ میں ۔ جتنے علماء آپ کو شور ڈالتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ۔ اس سے بیسیوں گنا علماء آپ کو منظر عام پر دکھائی دیتے ہیں ۔ بہت سے ایسے علماء ہیں جو بول سکتے ہیں ۔ جن کی آواز میں طاقت بھی ہے ۔ لیکن جماعت کے معاملے میں وہ خاموش ہیں ۔ کس حد تک یہ خاموشی نیکی ہے ۔ کس حد تک یہ خاموشی جرم ہے ۔ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے ۔ مگر اس خاموشی میں فی ذاتہ ایک امتیازی بات ضرور ہے ۔ جب کسی کمزور کو مارا جارہا ہو اس کو تکلیف دی جارہی ہو اور اس کے نتیجے میں ذلیل دنیا کی دولتیں کمائی جارہی ہوں اس وقت ایسے علماء کا خاموش رہنا اور اس بدی میں حصہ لیکر اس دنیا کی گندی دولت کی تمنا میں ہاتھ آگے نہ بڑھانا یہ بھی ایک نیکی ہے ۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کے متعلق ہمیں اطلاعیں ملتی رہتی ہیں ۔ بعضوں کے مجھے خط بھی مل جاتے ہیں ۔ کہ وہ دل میں جماعت احمدیہ کی سچائی کے قائل ہیں ۔ اور ان کو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ کھلم کھلا جماعت احمدیہ کی تائید کر سکیں ۔ لیکن اپنے خطبات میں اپنے ماحول میں جو تقریریں وہ کرتے ہیں ان میں وہ جماعت کی مخالفت نہیں کرتے ۔ پھر ان میں ایسے بھی ہیں جو سچا سمجھتے ہوئے بھی مخالفت کرتے ہیں ، اسی لئے میں نے کہا ہے کہ اتنی قسمیں تہہ بہ تہہ ہوتی ہیں ۔ کہ انسان کے لئے یہ فیصلہ بڑا مشکل ہے کہ کون بد ہے اور کون نیک ہے اس لئے عموماً جو نیک دکھائی دیتے ہوں یا نیکوں جیسی بعض خصلتیں ان سے ظاہر ہو رہی ہوں ۔ ان کو خصوصیت کے ساتھ اپنی دعاؤں میں بھی شامل کرنا چاہیئے اور ان سے رابطہ بھی بڑھانا چاہیئے ۔

ایک عالم کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ وہ جماعت کے خلاف ایک نہایت ہی خطرناک تقریر کر کے جب اسٹیج سے اترا تو ایک احمدی نے اس سے رابطہ کیا ۔ ان کو کہا کہ میاں ! آپ خدا کا خوف کریں کیوں ایسی بد باتیں کرتے ہیں مجھے یہ بتائیے کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ ۔) کے متعلق اور جماعت کے متعلق آپ کیا سمجھتے ہیں ۔ کیا واقعی جھوٹے ہیں ؟ اس نے کہا خدا گواہ ہے میں ان کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا ۔ اس نے کہا کہ پھر آپ نے کیا حرکتیں کی ہیں ۔ اس قدر اشتعال انگیز تقریر کی ہے ۔ انہوں نے پیٹ سے اپنا کپڑا اٹھایا اور کہا یہ جو بدبخت ہے ، روٹی مانگتا ہے میں کیا کروں ۔ تو ایسے بھی ہیں جو بیچارے روٹی کے غلام ہیں اور دنیا کی دولتوں کی خاطر چند روزہ فائدہ کی خاطر وہ جماعت کی مخالفت بھی کرتے ہیں لیکن دل مؤید ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے لوگوں کے متعلق ہی حضرت (بانیٔ سلسلہ۔) نے فرمایا ہے کہ ؎

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

تو یہ جو بک بک کرنے والے منہ ہیں ان کے اندر بھی بعض دل ہیں جو تائید میں ہیں لیکن جو بک بک کرنے والے نہیں ہیں ان میں تو کثرت سے ایسے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت (بانیٔ سلسلہ۔) کو یہ خبر دی گئی کہ لاکھوں ایسے ہیں جو آپ پر درود بھیجتے ہیں لیکن آپ کے ساتھ شامل نہیں ہیں ان کو یہ توفیق نہیں ملی، تو ایسے لوگ جو دل سے صداقت کے قائل ہو چکے ہیں یا شرافت کی وجہ سے اپنے طبعی رجحان کی وجہ سے گند میں ملوث نہیں ہیں۔ ان کے لیے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ ان کو جماعت کو عطا کر دے۔ اور وہ اپنی ان صلاحیتوں کو جو خدا نے انہیں بخشی ہیں۔ وہ ایک نیک اور تاریخ ساز کام میں استعمال کریں۔ اور ان سے رابطے بھی رکھنے چاہئیں۔ علماء سے خواہ مخواہ بدکنے کی، ڈرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایسی فرقان عطا فرمائی ہے کہ احمدی بچہ بھی بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر سکتا ہے۔ تو منہ بند کرنے کی خاطر نہیں دل جیتنے کی خاطر ان سے رابطے رکھنے چاہئیں اور ان کو سمجھانا چاہیئے۔ ان کو جماعت کے حالات سے مطلع رکھنا چاہیئے۔ جہاں دوسرے علاقوں میں علماء ملتے ہیں وہاں نسبتاً شرافت زیادہ ہے۔ مثلاً اگرچہ آپ کے نزدیک پٹھان علماء افغانستان والے علماء نہائت ہی متشدد اور تنگ نظر ہیں۔ اور واقعۃً یہی صورت ہے۔ لیکن ان میں خدا کے بہت سے ایسے نیک بندے ہیں۔ جو کچھ بھی سمجھتے ہیں۔ خالصۃً للہ کر رہے ہیں اور تمام قربانیوں میں قوم کے ساتھ شامل ہیں۔ ان کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں سے پردے اٹھائے اور ان کی یہ قربانیاں رائیگاں نہ جائیں۔ بلکہ سچائی کے رستے میں خرچ ہوں۔

افغانستان کے حالات پر تشویش

افغانستان کے حالات دن بدن بگڑ رہے ہیں اس کی وجہ سے مجھے بہت تشویش ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں جو انقلاب رونما ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے اس انقلاب کے اندر بہت سے ایسے خطرات مخفی ہیں جو انقلاب کے رونما ہونے کے ساتھ ہی سر اٹھائیں گے۔ اس لئے وہ ہمسایہ مسلمان ملک ہے اس کے لئے ہمیں بھی دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو اگر ایک اچھا انقلاب عطا کرتا ہے تو اس انقلاب کے ساتھ لپٹے ہوئے جو خطرات ہیں ان سے ان کو بچالے۔

اول تو یہ کہ افغان مجاہدین کے جو بھی گروہ ہیں وہ آپس میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس وقت COMMON ENEMY FACTOR جس کو مشترک دشمن کہتے ہیں۔ اس کے اثر کے نتیجے میں یہ لوگ اکٹھے ہیں۔ لیکن جونہی طاقت پکڑیں گے اس وقت مشترک دشمن منظر سے غائب ہو چکا ہوگا۔ اس وقت ان کے پھٹے ہوئے دل پھر ساری افغان قوم کو پھاڑ دیں گے، اور نہایت خطرناک حالات ایسے پیدا ہو سکتے ہیں کہ حکومت تو مجاہدین کو ملے لیکن اس حال میں کہ بجائے اس کے مجاہدین روسیوں کے گلے کاٹ رہے ہوں۔ مجاہدین ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگیں، اور یہ ایک حقیقی خطرہ ہے اگر یہ خطرہ درپیش نہ ہوتا تو امریکن اور برطانوی اور دوسرے مغربی سفارتکاروں کو وہاں سے نہ بلایا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ اگر تو کوئی اشتراکی انقلاب کا خطرہ ہوتا پھر تو ان لوگوں کو وہاں خطرہ تھا۔ ایسے انقلاب سے ان لوگوں کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ جس کی پرورش مغرب نے کی ہو، ایسے مجاہد سے ان کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے جن کی سرپرستی امریکہ کر رہا ہو۔ اس لیے ان کے آنے سے تو ان کے حالات پہلے سے بہتر ہونے چاہئیں اور ان کو بظاہر امن نصیب ہونا چاہیئے لیکن جن کو یہ دشمن کہتے ہیں اس کے سائے تلے تو انہوں نے امن محسوس کیا جس دوست کو پالا ہے اسکی طاقت میں آنے سے ڈر رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے ان کی انٹیلی جنس کی ایجنسیز نے ان کو مطلع کیا ہے کہ یہ انقلاب جب کامیاب ہوگا اور ان کو کامیاب ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے تو اس وقت ایک گروہ کے طور پر کوئی طاقت بھی سیاست پر قبضہ نہیں کر سکے گی بلکہ متفرق سیاسی گروہ ایک دوسرے سے بٹ جائیں گے اور ہر ایک کوشش کرے گا کہ دوسرے کو نیچا دکھاتے اور حکومت پر قابض ہو جائے۔ ایک تو یہ بڑا واضح خطرہ ہے جو ہمیں دکھائی دے رہا ہے دوسرا خطرہ یہ ہے کہ وہ کردار جو مجاہدین ادا کر رہے تھے روسی حکومت کے خلاف اب روسی ایجنٹس وہی کردار نئی آنے والی حکومت کے خلاف ادا کریں گے، اور جو TERRORISM اور جو زیر زمین تحریکیں ہوتی ہیں، امن کو برباد کرنے والی ان تحریکوں کی روس سرپرستی شروع کر دے، میں نہیں جانتا کہ ارادے کیا ہیں۔ لیکن سیاست میں یہ باتیں چلتی ہیں۔ اس لئے بظاہر کچھ عرصے تک۔ ان علاقوں میں امن قائم ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ پاکستان پر اس کے لازماً بداثرات پڑیں گے۔ وہاں کی بدامنی پاکستان پر اثر انداز ہوگی۔ اور کئی طریق سے اثر انداز ہوگی۔ اس وقت اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ ایک مسلمان قوم ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اس قوم نے احسان کا سلوک نہیں کیا، عدل کا سلوک بھی نہیں کیا، عام انسانی سلوک بھی نہیں کیا لیکن

کا خر کنند دعویٔ حب پیمبرم

آخر ہمارے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی قوم ہے، اور ان کے دکھ اور ان کے درد ایسے نہیں جو ہمارے دل پر گہرا اثر نہ چھوڑیں یا ہمیں بے چینی نہ دیں، اس لئے ہم اپنے دل کے سکون کی خاطر اس قوم کے آئندہ مستقبل کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کو حقیقی امن عطا کرے اور حقیقی نور عطا کرے جس کے ذریعہ سے یہ دائمی امن کا رستہ دیکھ سکے اور جماعت احمدیہ کے متعلق جو ان کا گزشتہ رویہ تھا اس میں پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اور یہ بھی سمجھ لیں کہ جیسے بھی حالات ہیں اگرچہ ہمیں ان حالات سے تکلیف ہے لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ حالات گزشتہ مظالم کا پھل ہیں، اور بڑے بڑے بزرگ اور پاک ——— (خدا کی راہ میں جان دینے والوں) کی روحیں ہیں جن سے دعائیں لینے کی بجائے انہوں نے اس حال میں انہیں تکلیفیں دیکر مارا کہ اگر بد دعا انہوں نے نہ بھی کی ہو، بعض کے متعلق تو میں جانتا ہوں کہ وہ ایسے نہیں تھے کہ بد دعا کرتے ہوئے جان دیں لیکن خدا تعالیٰ کی غیرت ان کی خاطر بعض دفعہ ایسے حیرت انگیز کرشمے دکھاتی ہے کہ اگر وہ دعائیں بھی کر رہے ہوں تو وہ دعائیں اسوقت مقبول نہیں ہوا کرتیں اور ایک لمبے عرصہ تک قوم سزا پاتی ہے چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ——— نے ضرور دعائیں کی ہونگی۔ لیکن ان دعاؤں کے جواب میں خدا تعالیٰ نے جو ان کو خبر دی، وہ اس دنیا سے رخصت ہونے سے چند لمحے پہلے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائی اور کہا کہ دیکھو تم میری جان تو لے لوگے، لیکن مجھے تمہارے متعلق بہت فکر ہے اور بہت تشویش ہے، اور میں جانتا ہوں کہ ایک لمبے عرصے تک خدا کے عذاب تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ اور طرح طرح کی مصیبتوں میں تم مبتلا کئے جاؤ گے" چنانچہ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر یہ ڈراوا نہیں دے رہے تھے۔ بلکہ جب جان بچانے کی خاطر امیر نے ان سے یہ کہا کہ آپ ہلکی آواز میں ہی مجھے کہہ دیں کہ آپ نے توبہ کر لی ہے تو میں ابھی بھی آپ کی جان بخش سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ پس یہ ڈراوا نہیں تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حقیقی خبر تھی جس کی اطلاع انہوں نے قوم کو دی، پھر امیر نے یہاں تک کہا کہ آپ توبہ نہ کریں مجھے اس بات کی اجازت دیں کہ میں آپ کی طرف سے اعلان کر دوں۔ آپ کا دل صاف رہے گا۔ آپ اپنا دین نہیں بدلیں گے۔ لیکن مجھے اجازت دے دیں، میں اپنے طور پر جو جھوٹ بول لوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اس طرح ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسکی بھی اجازت نہیں دیتا چنانچہ ایک غیر معمولی عظمت کے ساتھ اور غیر معمولی شان کے ساتھ انہوں نے اپنی جان خدا کے حضور پیش کی ہے۔ ایسے ایسے عظیم (خدا کی راہ میں جان دینے والے) ہیں جن کے متعلق یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان واقعات کو اسی طرح گزر جانے دے اور جو کچھ افغانستان میں ہو رہا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اس کا تعلق ماضی قریب میں ہونے والے واقعات سے نہیں بلکہ ماضی بعید میں ہونے والے واقعات سے ہے، ان واقعات سے ہے جن کا آغاز حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ——— سے ہوا۔ پس ان کے لئے دعائیں خاص طور پر یہ پہلو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے اس قوم کی بخشش طلب کرنی چاہیئے اور بخشش کا تعلق توبہ سے ہوا کرتا ہے۔ اس لئے محض وقتی طور پر یہ دعا نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مصیبت سے بچائے اس معاملے میں پاتال تک پہنچیں، سمجھیں کہ کیوں ان پر یہ عذاب نازل ہو رہا ہے۔ اور خدا سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس توبہ کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ بخشش فرمایا کرتا ہے اور درگزر سے کام لیا کرتا ہے اور ان کی تقدیر بدلے دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی انکی تقدیر بدل جائے۔

افغان قوم کے احمدی ہونے کے اثرات

افغانستان جس قوم پر مبنی ہے۔ اس میں بہت ہی عظیم طاقتیں موجود ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزوریاں بھی ہیں، بعض خامیاں بھی ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر افغان قوم احمدی ہو تو اس کے نتیجے میں روس میں احمدیت کے داخل ہونے کے عظیم مواقع پیدا ہوں گے، اور کوئی اور قوم اس مقام پر نہیں ہے کہ روس میں اس شدت کے ساتھ اور گہرے رسوخ کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کر سکے۔ جتنی افغان قوم کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ غیر معمولی توفیق حاصل ہے۔ یعنی بنیادی طور پر، خلقی طور پر ان کو یہ توفیق حاصل ہے خواہ ظاہر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو تو میری نظر اس دعا کے وقت یہاں تک محدود نہیں کہ اگلے چند سال ان پر مصیبتیں نہ پڑیں، میری نظر بہت دُور تک پہنچ رہی ہے اور یہ اس لئے میں آپ کو سمجھا رہا ہوں تاکہ آپ کی دعاؤں میں اسی نسبت سے زیادہ سنجیدگی ہو اور زیادہ بیقراری ہو۔

حضرت بانی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے روس میں عظیم انقلاب کی خبریں دی ہیں، اب ہم آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں کہ کسی وقت وہ انقلاب رونما ہو جائے گا اور ہاتھ پہ ہاتھ دھرے رہیں کہ خود بخود ہو جائے گا یہ درست نہیں ہے۔ کام لازماً خدا نے کرنے ہیں لیکن ہمیں کوشش کا حکم ہے اور کوشش میں حکیمانہ طور پر حالات کا جائزہ لینا بھی شامل ہے۔ چنانچہ روس کے ارد گرد کے حالات پہ جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے۔ میرے نزدیک سب سے اہم رستہ روس میں دعوت الی اللہ کا افغانستان کا رستہ ہے۔ اگر افغانستان بدامنی کا شکار ہو جائے یا خدا کے عذاب کے نیچے آ کر ہلاک ہو جائے تو اس سے بنی نوع انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ایک سزا انہیں جو پوری ہو گی لیکن اگر اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے، ان کے اندر اصلاح پیدا کرے، ان کو توبہ کی توفیق بخشے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دین حق کے لئے بہت ہی عظیم الشان کامیابیوں کا آغاز ہو جائے گا۔ اور روس میں پھر جس شدت کے ساتھ دعوت الی اللہ ہو گی وہ کسی اور ذریعے سے مجھے ممکن نظر نہیں آتی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس پہلو کو پیش نظر رکھ کر جماعت افغانستان کے لئے اور اپنے افغان بھائیوں کے لئے خاص طور پر دعا کرے گی۔

عرب دُنیا کے لئے دُعا کی تحریک

آخر پر عرب دنیا کے لئے میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ عربوں سے جہاں تک ہمارا واسطہ پڑا ہے ہم نے محسوس کیا ہے کہ بہت شریف النفس لوگ ہیں، مظلوم ہونے کی وجہ سے ان کے ردِّ عمل بہت سخت ہوتے ہیں، اس لئے کوئی دہشت پسند TERRORIST بن گئے، کوئی اور کسی قسم کی تخریب کار تنظیموں میں بھی شامل ہوئے۔ بے چینی کا اظہار جس طرح کسی سے بن پڑا اس نے کیا۔ لیکن بنیادی طور پر یہ قوم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وارث ہے۔ وہی خون اس قوم میں دوڑ رہا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس رگوں میں دوڑا کرتا تھا۔ اس نسبت سے بھی یہ ہمیں پیارے ہیں اور ہمیشہ پیارے رہیں گے اور اس پہلو سے بھی کہ ان میں اس شرافت کے آثار باقی ہیں، مٹے نہیں ہیں۔ جہاں جہاں بھی عربوں سے واسطہ ہوا ہے، یورپ میں یا باہر امریکہ میں یا دوسری جگہوں پر وہاں ہم نے دیکھا ہے کہ مخالفت کے باوجود طبیعت میں گہری سعادت پائی جاتی ہے اور جب حق دیکھ لیتے ہیں تو فوراً قبول کرتے ہیں، اور بڑی تیزی سے اس میں ترقی کرتے ہیں ـــــ عرب قوم اگر احمدی ہو جائے تو ساری دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہو جائیگا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے ان کو حیرت انگیز اندرونی توفیقات عطا فرمائی ہوئی ہیں، مادی وسائل کے لحاظ سے بھی اور روحانی وسائل کے لحاظ سے بھی غیر معمولی قربانی کا جذبہ رکھتے ابھی تک موجود ہے۔ اس لئے عربوں کو بھی خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں اور جہاں تک عرب علماء کا تعلق ہے شاذ ہی ایسے ہوں گے جن کے متعلق آپ یہ کہہ سکیں کہ یہ شریر ہیں۔ بھاری اکثریت عرب ممالک کی شریف ہے اور اس قسم کے دوغلے علماء نہیں جس قسم کے علماء سے برصغیر میں لوگوں کو واسطے پڑتے ہیں، بڑی قربانی کرنے والے ہیں۔ ان میں لیڈرشپ کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اپنی نیتوں میں خالص ہیں، اپنے اعمال میں جہاں تک ممکن ہے یہ تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ ہیں، غلطی خوردہ ہیں تو یہ الگ بات ہے لیکن یہ کہنا کہ یہ لوگ بد اور شریر ہیں (اللہ پناہ دے) یہ بالکل درست نہیں ہے۔ ناجائز بات ہے اس لئے ایسا اچھا انسانی مواد اور ایسا قیمتی انسانی مواد ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے جس تک ہمیں ابھی تک دسترس نہیں ہوئی۔ اس لئے جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں، وہ عربوں سے اپنے تعلقات کو بڑھائیں۔ یہ بھی میں جانتا ہوں کہ ان میں سے بعض بڑی جلدی مشتعل ہونے والے بھی ہوں گے۔ لیکن خالصتاً اس لئے کہ لوگوں نے ان کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا کر رکھی ہیں لیکن جماعت کی طرف سے اب بہت سا ایسا لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ عربی زبان میں کیسٹیں تیار ہیں۔ ویڈیوز ہیں۔ ایک رسالہ "التقویٰ" جاری ہوا ہے کہ ان سب وسائل کو اگر جماعت استعمال کرے تو (اللہ نے چاہا تو) بہت تیزی کے ساتھ عرب کے اندر حیرت انگیز انقلاب برپا ہو گا۔ جہاں جہاں جماعت نے رابطہ کیا ہے وہاں نیک نتیجے نکل رہے ہیں۔ اس لئے کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ اگر میں ویسے جائزہ لے کر ایک نتیجہ نکالتا وہ بھی یہی ہوتا لیکن میرے تجربے کا جائزہ بھی یہی بتا رہا ہے کہ یہ جو نتیجہ ہے یہ حقیقی ہے۔ اس لئے زیادہ سنجیدگی کے ساتھ، عربوں کے ساتھ اپنے محبت کے تعلقات قائم کریں۔

(دعوت الی اللہ کے لئے ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ملتے ہی پیغام رسانی شروع کر دی جائے قرآن کریم فرماتا ہے حکمت سے کام لو۔ عرب قوم میں جو خوبیاں ہیں۔ ان خوبیوں کی راہ سے آپ ان میں داخل ہوں۔ بڑے سخی لوگ ہیں۔ بہت مہمان نواز ہیں اور اسی طرح سخاوت کی قدر کرنے والے اور مہمان نوازی کی قدر کرنے والے ہیں، امیر سے امیر آدمی کو اگر ایک غریب آدمی بھی ایک پیالی چائے کی محبت سے پیش کرے تو یہ اس کے سامنے ہمیشہ احسان مندی کا اظہار کرتے رہیں گے۔ بہت جلدی دل جیتے جا سکتے ہیں، تو ان سے پہلے پیار اور محبت کا تعلق قائم کریں کیونکہ جب تک پیار اور محبت کا تعلق قائم نہیں ہوگا۔ یہ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے پیغام کو نفرت کی نگاہ سے جانچنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور وہ نگاہ ہمیشہ غلط نتیجے نکالتی ہے۔ اس لئے آپ ایک پہلی مہم کے طور پر دعا اور دوسری مہم کے طور پر عربوں سے وسیع تعلقات قائم کرنے اور تیسری مہم کے طور پر جماعت نے اب تک عربوں کے لئے جو لٹریچر تیار کیا ہے۔ یا دوسرے ذرائع اختیار کر رکھے ہیں ان سب سے استفادے کی کوشش کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو۔) آئندہ اور بھی جو امور خاص طور پر اگلی صدی سے پہلے تیاری کے سلسلے میں میرے ذہن میں آئیں گے میں آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ جو باتیں میں نے آپ سے کہی ہیں۔ ان پر گہری سنجیدگی، خلوص کے ساتھ عمل شروع کر دیں گے۔ دعا سے غافل نہ ہوں۔ آخری بات پھر وہی کہ دعا سے غافل نہ ہوں۔ ہمارے سارے کام دعا سے بنتے ہیں ورنہ ہم بہت ہی کمزور بہت ہی حقیر، بہت ہی ناطاقت اور بے حیثیت لوگ ہیں۔ دعا ہی ہے جس نے ہماری حیثیت بنانی ہے۔ ہمیں زمین سے آسمان پر اٹھا دینا ہے۔ غالب کہا کرتا تھا کہ شاہ کا مصاحب ہونے کی وجہ سے میری قدر ہو رہی ہے ؎

ورنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

تو آپ ہیں کون، ہم کون ہیں ہماری اگر آبرو ہے تو خدا سے تعلق کی وجہ سے آبرو ہے۔ اس تعلق کو بڑھائیں تو ساری دنیا میں آبرو ہو گی۔ ورنہ ہماری کوئی بھی حیثیت اور کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔

(اخبار احمدیہ مغربی جرمنی صد سالہ جوبلی نمبر صفحہ ۹۵ تا ۱۰۳)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

خبریں

★ ـ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں ڈرگ مافیا جمہوری حکومت کے خلاف پوری طرح سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ صوبہ میں تخریب کاری کے جو نئے واقعات ہوئے ہیں ان میں افغانستان کے علاوہ بعض سیاسی عوامل بھی شامل ہیں جن کا انکشاف وقت آنے پر کیا جائے گا۔

★ ـ کراچی میں گزشتہ کئی برسوں سے ڈاک کے غیر اعلان شدہ سنسر کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سنسر کی زد میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے ذاتی خطوط بھی آ گئے تھے۔

★ ـ سویڈن میں ۱۰۰ سال کی شدید گرمی پڑ رہی ہے درجہ حرارت ۳۲ درجے سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔

★ ـ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

ہماری بچی عزیزہ امۃ الشکور ارم میٹرک کے امتحان میں فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی۔ نیز تربیتی کلاس برائے میٹرک میں دن رات شامل ہو کر اسکے امتحان میں فسٹ پوزیشن حاصل کر لی۔ یہ بچی پورے اسلام آباد کی ناصرات میں "بہترین بچی" کا انعام بھی حاصل کر چکی ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مع تمام بہنوں اور بھائی کے خادم دین بنائے اور خوش قسمت ہو۔

(زبیدہ ناہید بیگم ڈاکٹر بشیر احمد)

سانحۂ ارتحال

عزیزم حبیب الرحمٰن ابن مولوی خلیل الرحمٰن صاحب آف پشاور عمر ۳۵ سال مورخہ دس جون ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ اچانک شام ۱/۲ ۷ بجے ہارٹ اٹیک سے بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اس کی شادی کو بھی ابھی صرف پانچ سال ہوئے تھے۔ بیوہ کے علاوہ دو چھوٹی بچیاں ہیں خدا تعالےٰ ان کو اور ہم سب کو صبر دے۔ حبیب الرحمٰن کے بھائی جو امریکہ میں ہیں اپنے بھائی کو امریکہ بلانے کی تیاری میں تھے۔ اچانک ان کو امریکہ میں یہ افسوسناک اطلاع ملی تو وہ غم سے نڈھال ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کو بھی یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔ ہماری بڑی بہن جو کہ عزیزم کی والدہ تھی دس سال کی عمر میں چھوڑ کر اپنے مولا کے پاس چلی گئیں۔ آج تک اس کو اپنی امی کی یاد ستاتی تھی۔ ہم سب بہنوں اور بھائیوں نے اس کو بہت پیار دیا مگر اس کو اپنی والدہ کی یاد کبھی نہیں بھولتی تھی اب وہ سب کو چھوڑ کر داغِ مفارقت دے گیا۔ ابھی تو میری چھوٹی بہن کو اپنے خاوند کا صدمہ نہیں بھولا تھا کہ اسے اپنے داماد حبیب الرحمٰن کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر دے۔ بہن بھائی

ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔

(بیگم شیخ بشیر احمد رام گڑھ مغلپورہ لاہور)

بقیہ: — خبریں

کہ خاتون ہونا میرے لئے دشواری کا باعث نہیں یہ بات بنیاد پرستوں کے لئے مشکل ہو سکتی ہے انہوں نے کہا کہ میں خود کو خاتون وزیر اعظم نہیں بلکہ ایسی سربراہ سمجھتی ہوں جس نے کچھ کام کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے پاس نہ ایٹم بم ہے اور نہ بنائے گا۔

★ ۔ امریکی صدر مسٹر بش نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان سے ہتھیاروں کی دوڑ میں کمی کرے۔ گزشتہ ماہ ایک خفیہ ٹیلیفون کال کے ذریعے انہوں نے بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی پر زور دیا کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کم کرنے کیلئے بے نظیر سے بات چیت شروع کریں۔

★ ۔ ایران میں ۲۸ جولائی کو ہونے والے صدارتی انتخاب میں دو امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ یہ امیدوار ہاشمی رفسنجانی اور عباس شعبانی ہیں۔

★ ۔ برانڈرتھ لاہور کے ایک تاجر کو ہلاک کرنے کے الزام میں چار پولیس والوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

★ ۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ اگر جنرل فضل حق کو علامہ عارف الحسینی کے قتل کے الزام میں گرفتار نہ کیا گیا تو ۲۵ جولائی کا دن خطرناک ثابت ہوگا۔ انہوں نے جنرل فضل حق کی طرف سے جرگے کی پیشکش مسترد کر دی ہے

★ ۔ افغانستان میں متعین روسی سفیر نے پاکستان کو انتباہ کیا ہے کہ وہ قندھار پر حملے میں اپنی فوجوں کو براہ راست شریک نہ کرے انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ امریکی فوجی افسر مجاہدین کی طرف سے ایک بڑے حملے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔

★ ۔ ایس پی سوات میجر امتیاز حسین نے کہا ہے کہ گزشتہ روز شانگلہ چیک پوسٹ پر ہیروئن کے جو پیکٹ پکڑے گئے ہیں ان پر اتفاق فیکٹری کی مہر لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے صحافیوں کو وہ پیکٹ بھی دکھائے۔

★ ۔ اطلاعات و نشریات کے وزیر مملکت جاوید جبار نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کے ابتدائی چھ ماہ محض تجرباتی دور تھا۔ اب اطلاعات کی نئی پالیسی نافذ کی جائے گی جو پارلیمانی اور جمہوری روایات سے عین مطابق ہوگی۔ اس کے لئے موجودہ پالیسی میں بعض دُور رس اور دیرپا تبدیلیاں لائی جائیں گی۔

آپ کی توجہ کے لئے

۱ ۔ عید کے دن غسل کر کے عمدہ لباس حسب توفیق پہنا جاوے۔ خوشبو لگائی جائے اچھا کھانا تیار کیا جائے۔

۲ ۔ قربانی کی عید میں نماز عید سے فارغ ہو کر کھانا زیادہ بہتر ہے۔

۳ ۔ نماز عیدین میں جانے اور آنے کا راستہ مختلف ہو تو زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

۴ ۔ عید کی دو رکعت نماز عید گاہ یا کھلے میدان میں زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ حسب ضرورت نماز عید جامع بیت الذکر میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

۵ ۔ عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جا سکتی ہے۔ اکیلے نہیں، نماز عید کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے۔ اور مقتدی آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں۔ امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔

۶ ۔ دوسری رکعت کے لئے اٹھتے ہی پانچ تکبیریں پہلی تکبیر کی طرح کہے۔

۷ ۔ نماز عید کے بعد امام خطبہ پڑھے جمعہ کی طرح عید کے بھی دو خطبے ہیں۔

۸ ۔ نماز ختم ہونے کے بعد امام اور مقتدی کم از کم تین بار بلند آواز سے تکبیرات کہیں ۹ ذوالحجہ کی فجر سے ۱۳ کی عصر تک باجماعت نماز فرض کے بعد باآواز بلند تکبیرات کہی جائیں۔ نماز عید الاضحیہ کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے بھی ان تکبیرات کا پڑھنا مسنون امر ہے۔

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(کشتی نوح)

قربانی کے مسائل

۱ ۔ قربانی صاحب استطاعت کے لئے سنت مؤکدہ اور واجب ہے

۲ ۔ قربانی دینے والا اشارۃً اس اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس طرح میں بھی دینی ضرورت پر اپنے سے اعلیٰ چیزوں کے لئے اپنی جان خوشی سے قربان کرنے کو تیار ہوں

۳ ۔ قربانی کے لئے اونٹ گائے بکری، بھیڑ، دنبہ میں سے کوئی جانور ذبح کر سکتا ہے۔ اونٹ دس اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ قربانی کی نیّت میں اپنے کنبہ کو بھی شامل کر سکتا ہے۔

۴ ۔ اونٹ تین سال، گائے دو سال، اور بھیڑ بکری وغیرہ کم از کم ایک سال کی ہونی چاہیئے۔ دنبہ اگر موٹا تازہ ہو تو چھ ماہ کا بھی جائز ہے۔ قربانی کا جانور کمزور اور عیب دار نہ ہونا چاہیئے۔ مثلاً کانا، مریض، لنگڑا، کان کٹا، سینگ ٹوٹا ہوا جانور جائز نہیں۔ اسی طرح بیمار لاغر کی قربانی درست نہیں۔

۵ ۔ قربانی کا وقت۔ ۱ ذوالحجہ کی نماز عید کے بعد سے لے کر ۱۲ ذوالحجہ کو غروب شمس سے پہلے تک رہتا ہے۔ قربانی کا گوشت صدقہ نہیں اس لئے خود کھا سکتا ہے۔ دوستوں اور غریبوں کو بھی کھلا سکتا ہے۔ بہتر ہے کہ تین حصے کرے۔ ایک حصہ خود رکھے، ایک رشتہ داروں میں تقسیم کرے۔ اور ایک حصہ غریبوں کو بانٹ دے۔

خدا تعالیٰ تمام احباب کے لئے عید الاضحیہ مبارک کرے۔

ربوہ میں نماز عید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں نماز عید الاضحیہ کا وقت ساڑھے سات بجے صبح مقرر کیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ : مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۶۰ :- میں عبدالرزاق ولد SATRIA پیشہ ہیڈ ماسٹر عمر ۵۰ سال بیعت 1956ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23 $\frac{3}{88}$ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان مع زمین مالیتی 2500.000/- روپے (۲) چاول کا کھیت برقبہ 714 مربع میٹر مالیتی 900.000/- روپے (۳) گھڑی مالیتی 20.000/- روپے اس وقت مجھے مبلغ 176.400/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ 50.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ماسٹر عبدالرزاق ولد SATRIA انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱۔ بشیر الدین احمد وصیت نمبر ۲۶۰۶۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد داؤد LADY مسل نمبر ۲۷۰۵۴ -

مسل نمبر ۲۷۰۶۱ :- میں LIES HARTINI زوجہ انور احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت 15 $\frac{11}{60}$ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 $\frac{2}{87}$ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زمین برقبہ 294 مربع میٹر مالیتی 2750.000/- روپے (۲) حق مہر 250.000/- روپے کل جائیداد 3.000.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ LIES HARTINI زوجہ انور احمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ HAFID KUNTADI جابر انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ انور احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۶۲ :- میں MRS SITI MUNI'AH بیوہ محمد انور صاحب پیشہ پنشنر عمر 65 سال بیعت $\frac{8}{36}$ ۱ ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{86}$ ۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر 100.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100.000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ SITI MUNI'AH بیوہ محمد انور انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ظفر احمد بن محمد احمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ایچ محمد ایفنڈی وصیت نمبر ۲۶۵۷۱۔

مسل نمبر ۲۷۰۶۳ :- میں MRS U. NUNUNG بیوہ عبدالوہاب پیشہ تجارت عمر 56 سال بیعت 1950ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16 $\frac{2}{87}$ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین مالیتی 1.050.000/- روپے (۲) حق مہر 50.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000/- روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں اور مبلغ ...... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS U-NUNUNG بیوہ عبدالوہاب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ DEDI JUNAEDI بن مصطفےٰ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ ایچ عبدالحمید صاحب وصیت نمبر ۲۶۵۷۱

مسل نمبر ۲۷۰۶۴ :- NADRI SAA DUDDIN S/O SAA DUDDIN پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت 26 $\frac{1}{89}$ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{88}$ ۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) جمع شدہ رقم امریکن ڈالر میں 3273/- $ (۲) کیش منی 975.876/- (۳) موٹر سائیکل وسپا سُپر 1973ء مالیتی 375.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 530.199/- روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد NADRI SAA DUDDIN۔ گواہ شد نمبر۱ محمد اقبال ابن محمد غزالی۔ گواہ شد نمبر۲ عطاءالرزاق وصیت نمبر 26560۔ انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۷۰۶۵ :- میں النور بیوہ رحمت صاحب پیشہ کسان عمر 45 سال بیعت 1962ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 13 $\frac{5}{88}$ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) چاول کا کھیت برقبہ 2400 مربع میٹر مالیتی 2000.000/- روپے (۲) مکان برقبہ 66 مربع میٹر مالیتی 3000.000/- روپے (۳) حق مہر 15000/- روپے۔ میزان 5.015.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں اور مبلغ 216.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ النور زوجہ رحمت صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالرزاق مسل نمبر ۲۷۰۶۰۔ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر الدین احمد وصیت نمبر ۲۶۰۶۲ انڈونیشیا۔

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سُنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے
اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور
قابلِ اعتماد
اصولی علاج
کیلئے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
پوسٹ بکس ۶۰ فون نمبر ۶۳۴
گولبازار ربوہ
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری
مفید طبی معلومات پر مشتمل
مفت طلب فرمائیں۔

نظر اور دھوپ کی عینکیں ـ عام مرمت مفت کیجاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار ربوہ

جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر
خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶ ار بلینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک
اور شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک، شام کو دواخانہ بند رہا کریگا
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کرے گا۔
لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا۔
خاکسار: ہومیو پیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

بواسیر کورس
PILES COURSE
قیمت فی کورس ۔/۸۰
ڈاک خرچ علاوہ
لٹریچر ۔/۳ کے ڈاک ٹکٹ
بھجوا کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز ۱۷۷، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر
قربانی کے جانور کی سٹیم روسٹ ران کا انتظام
لذیذ چرغہ ہاؤس
کالج روڈ
فون ۸۰۱

معیاری بیکری کا نام
رحمن بیکرز
اقصیٰ روڈ ـ ربوہ فون: ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں
الرؤف جیولرز
پروپرائیٹر ـ سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

خضاب سے نجات اور بالوں کی حفاظت کیلئے
پرنک شیمپو
استعمال کیجئے
قیمت ۔/۲۹ روپے
اپنے کپڑوں کی صفائی اور حفاظت کیلئے
پرنک واشنگ پاؤڈر
استعمال کیجئے
قیمت ۔/۲۴ روپے فی کلو
اپنے قریبی دکاندار سے طلب فرمائیں
پرنک کیمیکلز
پوسٹ بکس ۴۱ ربوہ

قدیمی ۔ اوّلین شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۳۹۹۷
برانچیں
- کراچی، فون ۴۱۳۲۵۱
- لاہور، D-1 ۳ گلشن راوی
- ملتان، چوک جان محمد، معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین، بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خاں، فون ۴۷۹۹
- ربوہ، اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد / اٹھراء / سوکھا
کمزوری / گیس کا علاج کرنیوالے
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
سنہ ۱۹۱۱ء سے
مصروفِ خدمت
زیرِ نگرانی
حکیم عبد الحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۳۸۴۴ - ۴۴۳۱ - ۷۴۴۹۷
برانچیں
ربوہ، اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان ـ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالر والا ـ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی ـ محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ)